صوفیہ انجمن کا جی ٹوئنٹی نیٹ کی صفائی کے لیے کیچڑ کے خلاف آگہی مہم کا آغاز، ماہرین کی ورکشاپ میں شرکت

صدف ، شکری کے گاؤں 12 کے کنارے، آبادی 5 ہزار نفوس پر مشتمل ہے

ہوا۔ شرکا نے مقامی آبادی، خاص طور پر بچوں اور خواتین کو صفائی کے طریقوں اور ان کے فوائد سے آگاہ کرنے کا عزم کیا۔ ورکشاپ کے اختتام پر شرکا میں سرٹیفکیٹ تقسیم کیے گئے۔

(صفحہ ۱۰ کالم ۵ میں ملاحظہ کریں)

(صفحۂ اوّل کی تکملہ)

ہمیں اپنے ماحول کی حفاظت کرنی ہوگی۔ انجمن کے صدر ڈاکٹر فرحان ابراہیم نے کہا کہ ہم نے ماحولیاتی تعلیم کے ذریعے نوجوانوں کو اس مہم سے جوڑا ہے تاکہ وہ اپنے علاقے میں صفائی کا شعور پیدا کر سکیں۔ انجمن کے سیکرٹری جنرل محمد یونس بلوچ نے بتایا کہ مہم کے دوران 3 ٹن سے زائد کچرا اور کیچڑ نکالا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے 2 کلومیٹر طویل نالے کی صفائی کی ہے اور اس کے کنارے 500 درخت لگائے ہیں۔

ورکشاپ میں ماہر ماحولیات ڈاکٹر نسرین اختر نے شرکا کو بتایا کہ کیچڑ میں موجود بھاری دھاتیں اور کیمیائی مادے نہ صرف انسانی صحت بلکہ آبی حیات کے لیے بھی شدید خطرناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم اپنے گھروں کا کچرا نالوں میں پھینک کر اپنے ہی پانی کو زہر آلود کر رہے ہیں، جس کا خمیازہ ہمیں ہی بھگتنا پڑتا ہے‘‘۔ انہوں نے تجویز دی کہ پلاسٹک کے تھیلوں کے بجائے کپڑے کے تھیلے استعمال کیے جائیں۔

ڈاکٹر نسرین اختر نے بتایا کہ انجمن نے ’’صاف نالہ، روشن کل‘‘ کے نام سے ایک ماہانہ مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے تحت ہر ماہ کے پہلے اتوار کو علاقے کے مختلف نالوں کی صفائی کی جائے گی۔ انہوں نے مقامی تاجروں سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں انجمن کا ساتھ دیں۔ ورکشاپ کے شرکا کو سرٹیفکیٹ اور پودے بھی تقسیم کیے گئے۔

(صفحہ ۱۰ کالم ۵ میں ملاحظہ کریں)

(صفحۂ اوّل کی تکملہ)

ہوا۔ ڈاکٹر فرحان ابراہیم نے کہا کہ ’’ہم نے ماحولیاتی تعلیم کے ذریعے نوجوانوں کو اس مہم سے جوڑا ہے تاکہ وہ اپنے علاقے میں صفائی کا شعور پیدا کر سکیں۔‘‘ انجمن کے سیکرٹری جنرل محمد یونس بلوچ نے بتایا کہ مہم کے دوران 3 ٹن سے زائد کچرا اور کیچڑ نکالا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے 2 کلومیٹر طویل نالے کی صفائی کی ہے اور اس کے کنارے 500 درخت لگائے ہیں۔

ورکشاپ میں ماہر ماحولیات ڈاکٹر نسرین اختر نے شرکا کو بتایا کہ کیچڑ میں موجود بھاری دھاتیں اور کیمیائی مادے نہ صرف انسانی صحت بلکہ آبی حیات کے لیے بھی شدید خطرناک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم اپنے گھروں کا کچرا نالوں میں پھینک کر اپنے ہی پانی کو زہر آلود کر رہے ہیں، جس کا خمیازہ ہمیں ہی بھگتنا پڑتا ہے‘‘۔ انہوں نے تجویز دی کہ پلاسٹک کے تھیلوں کے بجائے کپڑے کے تھیلے استعمال کیے جائیں۔

ڈاکٹر نسرین اختر نے بتایا کہ انجمن نے ’’صاف نالہ، روشن کل‘‘ کے نام سے ایک ماہانہ مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے تحت ہر ماہ کے پہلے اتوار کو علاقے کے مختلف نالوں کی صفائی کی جائے گی۔ انہوں نے مقامی تاجروں سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں انجمن کا ساتھ دیں۔ ورکشاپ کے شرکا کو سرٹیفکیٹ اور پودے بھی تقسیم کیے گئے۔

(صفحہ ۱۰ کالم ۵ میں ملاحظہ کریں)

(صفحۂ اوّل کی تکملہ)

ہوا۔ شرکا نے مقامی آبادی، خاص طور پر بچوں اور خواتین کو صفائی کے طریقوں اور ان کے فوائد سے آگاہ کرنے کا عزم کیا۔ ورکشاپ کے اختتام پر شرکا میں سرٹیفکیٹ تقسیم کیے گئے۔

(صفحہ ۱۰ کالم ۵ میں ملاحظہ کریں)

(صفحۂ اوّل کی تکملہ)

ہمیں اپنے ماحول کی حفاظت کرنی ہوگی۔ انجمن کے صدر ڈاکٹر فرحان ابراہیم نے کہا کہ